Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

یوم جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ ۔ ۳ شوال ۱۳۹۵ھ ۔ ۹ اخاء ۱۳۵۴ہش ۔ ۹ اکتوبر ۱۹۷۵ء ۔ نمبر ۲۲۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احباب جماعت کے نام

سب احباب کو عید مبارک۔ میری صحت خدا کے فضل سے اب بالکل اچھی ہے، الحمد للہ

ربوہ ۷ اخاء۔ گذشتہ شب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بذریعہ فون یورپ سے مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کی معرفت جملہ احباب جماعت کے نام پیغام دیتے ہوئے فرمایا:-

"تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کو میری طرف سے السلام علیکم اور عید مبارک۔ میری صحت اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بالکل اچھی ہے اور کسی قسم کی کوئی تکلیف باقی نہیں ہے، الحمد للہ علیٰ ذالک۔"

احباب جماعت اللہ تعالیٰ کی جتنی بھی حمد کریں وہ کم ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے حضور کو کامل شفا عطا فرمائی اور اس طرح ہمارے لئے دوہری عید کے سامان مہیا فرمائے احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہر لحظہ حضور کا حافظ و ناصر ہو، اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازے اتا دیر سلامت رکھے اور حضور کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ بخیریت واپس تشریف لائیں۔ آمین

ربوہ میں عید الفطر کی مبارک تقریب

حسبِ ارشاد محترم امیر صاحب مقامی نمازِ عید مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی اور خطبہ دیا

اہلِ ربوہ اور مختلف بیرونی مقامات کے احباب بکثرت اس تقریب میں شامل ہوئے

ربوہ ــــ یہاں پر عید الفطر کی مقدس اور مبارک تقریب یکم شوال ۱۳۹۵ھ (۷ اخاء (اکتوبر) بروز منگل) کو اسلامی روایات کے مطابق سادہ اور پُروقار طریق سے منائی گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چونکہ ان دنوں بغرضِ طبی معائنہ و علاج بیرونِ ملک تشریف لے گئے ہوئے ہیں اس لئے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے زیرِ ارشاد نمازِ عید عید الفطر میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی اور خطبہ دیا جس میں آپ نے قرآنِ حکیم اور احادیثِ نبویہ کی رُو سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات کی روشنی میں عید کی حقیقت کو واضح فرمایا اور بتایا کہ حقیقی عید کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ رمضان المبارک میں ہمیں جو سبق دیا گیا ہے اسے سال کے باقی ایام میں بھی مدِّنظر رکھیں اور اللہ تعالیٰ کے جملہ احکام کی اطاعت کرتے ہوئے غلبۂ اسلام کے لئے اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں کہ یہی ہمارے لئے سب سے بڑی اور کامل عید ہے۔

نمازِ عید میں اہلِ ربوہ بڑی کثرت کے ساتھ شامل ہوئے۔ ہزاروں کی تعداد میں مقامی مردوں، عورتوں اور بچوں کے علاوہ مختلف بیرونی مقامات سے بھی بہت سے احباب نمازِ عید مرکزِ سلسلہ میں ادا کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان سب کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عدم موجودگی کا بشدت احساس تھا جن کی اقتداء میں نمازِ عید ادا کرنے اور جن کے رُوح پرور خطبہ سے مستفیض ہونے سے اس دفعہ وہ محروم تھے لیکن اس محرومی کا کسی حد تک تدارک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس مبارک پیغام سے ہو گیا جو محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے خطبۂ عید کے آغاز میں سنایا اور جس میں حضور نے جملہ احبابِ جماعت کو السلام علیکم اور عید مبارک کہتے ہوئے یہ خوشخبری بھی دی تھی کہ اب حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل ٹھیک اور اچھی ہے، الحمد للہ علیٰ ذالک۔ تمام احباب حضور کا یہ پیغام سن کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے کہ جس نے محض اپنے فضل سے اس خوشخبری کے ذریعے ان کے لئے اس عید کی تقریب پر دوہری خوشی کا سامان مہیا فرما دیا۔

نمازِ عید کے لئے نو بجے صبح کا وقت مقرر تھا چنانچہ وقتِ مقررہ پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے نمازِ عید پڑھائی جس کے بعد آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے قرآنِ مجید کی آیت

رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا
مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ
تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا
وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ
وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ
الرّٰزِقِیْنَ ۝ (المائدہ: ۱۱۵)

کی تلاوت کرنے کے بعد بتایا کہ خوشی کے مواقع پر اکٹھے ہو کر خوشی منانا انسانی فطرت میں داخل ہے چنانچہ ساری اقوامِ عالم ایسا ہی کرتی ہیں۔ اسلام نے اس فطری انسانی جذبہ کے اظہار کے لئے دو عیدیں مقرر فرمائیں اور ان دونوں عیدوں کا قربانی اور عبادات کے ساتھ گہرا اور خاص تعلق ہے۔ از رُوئے لغات عید اس خوشی کو کہتے ہیں جو ہر سال عود کرتی ہو۔ چونکہ اسلامی عید بھی ہر سال آتی ہے اور ہر سال ہی اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی مغفرت و رحمت عود کرتی ہے اور انسان کو اللہ تعالیٰ کے قُرب کی نعمت میسر آتی ہے اس لئے اسے عید کہتے ہیں۔

آپ نے ایک حدیثِ نبویؐ کی رُو سے عید کے موقع پر مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کے فیضانِ عام کا ذکر کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعدد ارشادات پڑھ کر سنائے اور بتایا کہ حقیقی عید اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا میں مضمر ہے اور اس کے حصول کا طریق یہ ہے کہ ہم نے رمضان کے مبارک مہینہ میں دعاؤں اور عبادات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جو ٹریننگ حاصل کی ہے اسے سال کے باقی ایام میں بھی جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو غلبۂ اسلام کے لئے قائم کیا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حقیقی اور کامل طور پر عید کا دن ہمارے لئے وہی ہوگا جبکہ اسلام دنیا میں غالب آجائیگا اور ساری دنیا سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔ ہم سب کا فرض ہے کہ دعاؤں اور قربانیوں کے ذریعہ سے حقیقی عید کے اس دن کو (باقی صفحہ پر)

درس القرآن کا دَور مکمل ہونے پر اختتامی دُعا

۲۹ رمضان المبارک (۶ اخاء) کو مسجد مبارک ربوہ میں درس القرآن کا وہ دَور جو یکم رمضان کو شروع ہوا تھا خدا کے فضل سے مکمل ہو گیا۔ نمازِ عصر سے قبل محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب (سیکرٹری حدیقۃ المبشرین) نے جنہوں نے رمضان کے آخری دو دن قرآنِ پاک کا درس دیا اختتامی دعا کرائی جس میں احباب بکثرت شامل ہوئے۔ آپ سے پہلے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلادِ عربیہ نے تین روز تک درس دیا۔ درس کے اس دَور میں دس علمائے سلسلہ احمدیہ نے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۹ اخاء ۱۳۵۴ ھش
۹ اکتوبر ۱۹۷۵ء

مالی قربانی کا عدیم المثال نمونہ

ایک گزشتہ اشاعت میں بتایا گیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود اور مہدی معہود کے زمانہ کی جو علامات پیشگوئی کے طور پر بیان فرمائی تھیں ان میں یہ امر بھی بتایا گیا تھا۔ کہ اُس زمانہ میں جہاں اہلِ دنیا مال و دولت کی محبت میں بہت بڑھ جائیں گے وہاں مہدی مسعود سے تعلق رکھنے والی جماعت کے افراد کو یہ خصوصیت حاصل ہوگی کہ وہ دین کی راہ میں اپنی دولت کو بے دریغ خرچ کرتے چلے جائیں گے۔ خدا تعالیٰ کی رضاء کی راہ میں وہ دولت کو بالکل حقیر شے سمجھیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی ضروریات اور اخراجات کے مقابلہ میں دین کی ضروریات کو مقدم رکھیں گے اور ہر وقت اس کی خاطر مالی قربانی پیش کرنے کے لئے آمادہ نظر آئیں گے۔ وہ مسیح موعود و مہدی مسعود (علیہ السلام) کی اس آواز پر انتہائی اخلاص اور شوق کے ساتھ لبیک کہیں گے کہ:۔

"مَیں اِس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو" (ملفوظات جلد ہشتم)

"چاہیئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ مَیں اتنا چندہ دیا کرونگا۔ کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے دیتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے"

(ملفوظات جلد ششم)

جماعت احمدیہ کی تاریخ شاہد ہے کہ اس کے ذریعہ سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ اس نے مہدی معہود اور مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کے لئے اور دین کی خدمت کی خاطر متواتر اور مسلسل اطاعت اور مالی قربانی پیش کرنے کا ایسا نمونہ دکھایا ہے جس کی موجودہ زمانہ میں کوئی نظیر نہیں مل سکتی۔ یہی ایثار کا وہ عظیم نمونہ ہے جسے دیکھ کر برِّ عظیم پاک و ہند کے مشہور مسلمان لیڈر نواب بہادر یار جنگ صاحب مرحوم آف حیدر آباد دکن نے ایک دفعہ کہا تھا کہ:۔

"احمدی جماعت کو اپنی بقاء و استحکام کے لئے جن مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا اس نے قدرتاً ان میں ایک مکمل تنظیم پیدا کردی ہے اور چونکہ کوئی تنظیم ایثار کے بغیر نہیں پیدا ہوسکتی اس لئے . . . . . . اس جماعت کے پیرو اپنے اندر اطاعتِ امیر اور ایثار کے حقیقی جذبات رکھتے ہیں . . . . . میری دلی تمنّا ہے کہ مَیں تمام دنیا کے مسلمانوں کو اس چھوٹی سی جماعت کی طرح منظم اور ایک مرکز کے تحت جو اصولِ اسلام کے مطابق ہے حرکت کرتا ہوا دیکھوں" (کتاب مرکزِ احمدیت قادیان صفحہ ۲۵۴)

درحقیقت آج جو احمدی بھی اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دین کے لئے مالی قربانی پیش کرتا ہے وہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اس کے حق میں واذا الجنّۃ ازلفت کی خدائی بشارت بھی پوری ہوگی یعنی رضائے الٰہی کی وہ جنّت اس کے قریب کر دی جائے گی جس میں داخل ہونے کے بعد مومن کو پھر کسی اور نعمت اور انعام کی ضرورت و حاجت باقی نہیں رہتی۔

اس خدائی بشارت سے حصہ لینے کے لئے اس وقت جماعت احمدیہ میں بہت سی مالی تحریکات جاری ہیں اپنے اپنے رنگ میں یہ سب ضروری اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جاذب ہیں۔ ان میں سے ایک "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی تحریک ہے جسے کئی اعتبار سے نمایاں اور خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ تحریک بیرونی ممالک کی احمدی جماعتوں کی تربیت اور اشاعتِ اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کے اذن اور اس کے منشاء کے ماتحت جاری فرمائی ہے اور احباب جماعت خدا تعالےٰ کے فضل سے غیر معمولی جوش، ولولہ اور اخلاص کے ساتھ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں اور پھر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان کی اس حقیر قربانی کے نتیجہ میں ان پر اپنے غیر معمولی فضل نازل کر رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ پورے ہو رہے ہیں کہ:۔

"یہ وعدے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دیگا مَیں اس کو چند گُنا برکت دُونگا۔ دُنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزاء بھی دیکھ لے گا۔ کہ کس قدر آرام میسّر آتا ہے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم فروری ۱۹۷۴ء کو اس عظیم بابرکت اور رُوحانی تحریک کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا تھا کہ:۔

"آج سے قریباً پندرہ سال اور دو مہینے کے بعد جماعت احمدیہ جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے لئے رکھی گئی تھی اپنی زندگی کی دُوسری صدی میں داخل ہو رہی ہوگی۔ . . . . . سَو سال گذرنے پر ہم خدا تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے صد سالہ جشن منائیں گے اور اس سولہ سال کے عرصہ میں یہ بات بھی ہمارے مدنظر رہے گی کہ ہم اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے پہلی صدی کی بنیادوں کو مضبوط کریں اور دُوسری صدی کے استقبال کے لئے حالات کو سازگار بنانے کی کوشش کریں۔ . . . . پہلی صدی زیادہ تر اس کی بنیادوں کو بنانے اور مضبوط کرنے پر خرچ ہوئی ہے اور ہوگی۔ لیکن دوسری صدی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بشارتیں دی ہیں۔ . . . . . غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ
. . . . . پس جماعت احمدیہ کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کیلئے اور صد سالہ زندگی گذارنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اور خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکتے ہوئے پختہ عزم کے ساتھ یہ منصوبہ تیار کیا گیا ہے"

(الفضل ۱۰ر فروری ۱۹۷۴ء)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے۔ اپنے وعدوں کی بر وقت ادائیگی کرکے آپ ایسا کر سکتے ہیں تاکہ تبلیغ اسلام اور اشاعت اسلام کے عظیم اور عدیم المثال منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ربوہ میں عید الفطر (بقیہ صفحہ اوّل)

قریب سے قریب تر لانے کے لئے مسلسل جدو جہد کرتے چلے جائیں۔ آخر میں آپ نے حضور ایدہ اللہ کی بخیریت مراجعت کے لئے، ملک کی ترقی اور استحکام اور تمام بنی نوع انسان کی بہتری کے لئے بھی خصوصی دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔ خطبہ کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور اس طرح یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

باہمی محبت واخوت

مکرم شفیق احمد صاحب قیصر ۔ ربوہ

(۳)

جو لوگ آپس میں محبت واخوت سے نہیں رہ سکتے اور باہم لڑتے جھگڑتے اور ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں انہیں خبردار کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائیگی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑا ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی اگر اختلاف ہو۔ اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔ میں دو ہی مسئلے لیکر آیا ہوں اول خدا کی توحید اختیار کرو، دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی۔ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ۔ یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے، وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے اس کا انجام اچھا نہیں۔ میں ایک کتاب بنانے والا ہوں، اس میں ایسے تمام لوگ، الگ کر دیئے جائیں گے جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی ہوتی ہے مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ کسی بازیگر نے دس گز کی چھلانگ ماری ہے دوسرا اس پر بحث کرنے بیٹھتا ہے اور اسجگہ پر کینہ کا وجود پیدا ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو بغض کا جدا ہو جانا مہدی کی علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہو گی؟ وہ ضرور ہو گی تم کیوں صبر نہیں کرتے۔ جیسے طبی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جاوے مرض دفع نہیں ہوتا میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے؟ بخل ہے رعونت ہے۔ خود پسندی ہے۔ اور جذبات ہیں۔

میں نے بتلایا ہے کہ میں عنقریب ایک کتاب لکھوں گا اور ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں جب تک عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ میں کسی کے سبب سے اپنے اوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے؟ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر وہ پانی اس کو سرسبز نہیں کر سکتا بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے پس ڈرو میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا"۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۴۰۸)

۱۸۹۲ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر چند ایک نئے احمدیوں کی طرف سے ایسے طرزِ عمل کا اظہار ہوا جو باہمی محبت واخوت کے منافی تھا۔ ان کے اس طرز عمل سے حضور علیہ السلام کو بہت دکھ ہوا حتیٰ کہ حضور نے سرزنش کے طور پر آئندہ سال کے لئے جلسہ سالانہ کا انعقاد ملتوی فرما دیا اور ان چند لوگوں کے طرز عمل پر سخت درجہ افسوس کا اظہار کرتے ہوئے احباب جماعت کو محبت واخوت کی بنیادی اہمیت کو سمجھنے اور اپنے اندر کامل اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس موقعہ پر حضور نے اثر اور جذب میں ڈوبا ہوا ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں نہایت دردانگیز پیرائے میں احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے۔ اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ و دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں بلکہ مجھے چاہیئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہیئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بر جبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو جب تک وہ اپنے تئیں ہر ایک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں بلکہ بعض میں ایسی بے تہذیبی ہے کہ اگر ایک بھائی ضد سے اس کی چارپائی پر بیٹھا ہے تو وہ سختی سے اس کو اٹھانا چاہتا ہے اور اگر نہیں اٹھتا تو چارپائی کو الٹا دیتا ہے اور اس کو نیچے گراتا ہے پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا اور اس کو گندی گالیاں دیتا ہے اور تمام بخارات نکالتا ہے یہ حالات ہیں جو اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں۔ تب دل کباب ہوتا اور جلتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر میں درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہے پھر میں کس خوشی کی امید سے لوگوں کو جلسے کے لئے اکٹھا کروں۔ ۔ ۔ ۔ میں اپنے ساتھ ان لوگوں کو کیا سمجھوں جن کے دل میرے ساتھ نہیں۔ جو اس کو نہیں پہچانتے جس کو میں نے پہچانا ہے اور نہ اس کی عظمتیں اپنے دلوں میں بٹھاتے ہیں اور نہ ٹھٹھوں اور بے ذرہیوں کے وقت خیال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے اور کبھی نہیں سوچتے کہ ہم ایک زہر کھا رہے ہیں جس کا بالضرور نتیجہ موت ہے درحقیقت وہ ایسے ہیں جن کو شیطانی راہیں چھوڑنا منظور ہی نہیں۔

یاد رہے کہ جو میری راہ میں چلنا نہیں چاہتا وہ مجھ سے نہیں اور اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ اور جو میرے مذہب کو قبول کرنا نہیں چاہتا بلکہ اپنا مذہب پسندیدہ سمجھتا ہے وہ مجھ سے ایسا دور ہے جیسا کہ مغرب مشرق سے وہ خطا پر ہے کہ سمجھتا ہے کہ میں اس کے ساتھ ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ میں کہتے کہتے ان باتوں کو تھک گیا کہ اگر تمہاری یہی حالتیں رہیں تو پھر تم میں اور غیروں میں فرق ہی کیا ہے۔ ۔ ۔ ۔ پس اے نادانو! خوب سمجھو اے غافلو! خوب سوچ لو کہ بغیر سچی پاکیزگی ایمانی اور اخلاقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اعمال کے کسی طرح روا نہیں۔ اور جو شخص ہر طرح سے گندہ رہ کر پھر اپنے تئیں مسلمان سمجھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کو نہیں بلکہ وہ اپنے تئیں دھوکہ دیتا ہے اور مجھے ان لوگوں سے کیا کام جو سچے دل سے دینی احکام اپنے سر پر نہیں اٹھا لیتے اور رسول کریم کے پاک جوئے کے نیچے صدق سے اپنی گردنیں نہیں دیتے اور راستبازی کو اختیار نہیں کرتے اور فاسقانہ عادتوں سے بیزار ہونا نہیں چاہتے اور ٹھٹھے کی مجالس کو نہیں چھوڑتے اور ناپاکی کے خیالوں کو ترک نہیں کرتے اور انسانیت اور تہذیب اور صبر اور نرمی کا جامہ نہیں پہنتے بلکہ غریبوں کو ستاتے اور عاجزوں کو دھکے دیتے اور اکڑ کر بازاروں میں چلتے اور تکبر سے کرسیوں پر بیٹھتے ہیں اور اپنے تئیں بڑا سمجھتے ہیں اور کوئی بڑا نہیں مگر وہی جو اپنے تئیں چھوٹا خیال کرے۔ مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں چھوٹا خیال کریں . . . .

. . . .

مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں اور شرم سے بات کرتے ہیں اور غریبوں اور مسکینوں کی عزت کرتے اور عاجزوں سے تعظیم سے پیش آتے ہیں اور کبھی شرارت اور تکبر کی وجہ سے ٹھٹھا نہیں کرتے اور اپنے رب کریم کو یاد رکھتے ہیں اور زمین پر غریبی سے چلتے ہیں سو میں بار بار کہتا ہوں کہ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لئے نجات تیار کی گئی ہے جو شخص شرارت اور تکبر اور خود پسندی اور غرور اور دنیا پرستی اور لالچ اور بدکاری کی دوزخ سے اس جہان میں باہر نہیں وہ اس جہان میں کبھی باہر نہیں ہوگا میں کیا کروں اور کہاں سے ایسے الفاظ لاؤں جو اس گروہ کے دلوں پر کارگر ہوں۔ خدایا مجھے ایسے الفاظ عطا فرما اور ایسی تقریریں الہام کر جو ان دلوں پر اپنا نور ڈالیں اور اپنی تریاقی خاصیت سے ان کے زہر کو دور کر دیں۔ میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے کہ کبھی وہ بھی دن ہو کہ اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں جنہوں نے درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کر لیا کہ وہ ہر ایک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دور جا پڑیں گے اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے مگر ابھی تک بجز خاص چند آدمیوں کے ایسی شکلیں مجھے نظر نہیں آتیں"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۲۲۴ و ۲۲۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان پُر معارف ملفوظات کو حضور کی اس دردمندانہ دعا پر ختم کرتا ہوں جو حضور نے اپنی جماعت میں باہمی محبت و الفت ہمدردی و غمخواری اور اتحاد و اتفاق کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور مانگی اور اپنی زندگی بھر التزام سے یہ دعا مانگتے رہے اس خاص اور دردمندانہ دعا کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

"میں دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے کئے جاؤں گا اور دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے اور باہم سچی محبت عطا کر دے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہوگی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا

ہاں میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں بدبخت ازلی ہے جس کے لئے یہ مقدر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی اس کو حاصل ہو تو اس کو اے قادر خدا میری طرف سے بھی منحرف کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے بھی منحرف ہے اور اس کی جگہ کوئی اور لا جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو اب میری یہ حالت ہے کہ بیعت کرنے والے سے ایسا ڈرتا ہوں جیسا کہ کوئی شیر سے۔ اسی وجہ سے کہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی دنیا کا کیڑا رہ کر میرے ساتھ پیوند کرے"۔

چوہدری الیاس الدین صاحب کا ذکر خیر

مکرم چوہدری ناصر الدین صاحب ربوہ

خاکسار کے والد محترم چوہدری الیاس الدین صاحب مورخہ ۲۵/۹ [illegible] مطابق ۱۷ رمضان المبارک بروز بدھ بوقت ۳ بجے صبح اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم والد محترم نے تقریباً ۹۰ سال عمر پائی سنہ ۱۹۱۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں بیعت سلسلہ کا شرف حاصل ہوا۔ اور جو عہد وفا بوقت بیعت باندھا تھا اس پر تادم آخر پوری سختی سے قائم رہے۔ اگرچہ آپ پہلے ہی نہایت پاک و صاف زندگی گذارنے کے عادی تھے لیکن حلقہ بگوش احمدیت ہونے کے بعد آپ کے اندر نیکی تقویٰ اور شرافت و دیانت کی ایسی شمع روشن ہوئی جس سے روحانیت کی شعاعیں جنم لیتی اور ماحول کو منور کرتی رہتی تھیں احمدیت و اسلام کی تبلیغ و اشاعت آپکی غذا تھی اور بلا امتیاز آپ ہر ایک کو پیغام حق پہنچانے کی کوشش کرتے تھے۔ آپ کی نیکی و تقویٰ کے معترف احباب جماعت ہی نہیں تھے بلکہ غیر از جماعت احباب کے دلوں میں بھی ان اوصاف حمیدہ کے باعث آپ کا بہت احترام تھا۔ قرآن کریم کی تلاوت اور تفاسیر و کتب مسیح موعود و سلسلہ کا مطالعہ آپ کی غذا تھی۔ آپ پیشہ کے لحاظ سے مدرس تھے۔ آپ کے شاگردوں کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ ہر طالب علم بھی آپ کا شاگرد ہوا وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ غیر از جماعت احباب آپ کی سچائی و دیانتداری کے اس حد تک قائل تھے کہ جس بات کی تصدیق والد محترم کر دیں۔ اس کے بارہ میں کسی کو شک و شبہ نہ رہتا۔

مکرم حضرت چوہدری عبداللہ صاحب صاحب آف پھلوکی پور ضلع لائلپور صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ سے صداقت سلسلہ کو تسلیم کیا۔ اور اس وجہ سے آپ کی محبت انہیں بہت عزیز تھی دونوں بزرگ گھنٹوں اسلام اور سلسلہ کی ترقی و عروج اور تربیت و اصلاح و احوال کی باتیں کرتے اور سامعین کے علم و ایمان میں اضافہ کا موجب ہوتے۔ حضرت چوہدری صاحب آپ کو اپنا بھائی سمجھتے اور ان کی والدہ محترمہ انہیں اپنا بیٹا تصور کرتیں۔ دونوں خاندانوں کا یہ تعلق ابتک قائم ہے۔

والد محترم کو تبلیغ اور ترقی اسلام کا اس قدر شوق تھا کہ میری پیدائش سے قبل ہی اللہ تعالیٰ سے یہ عہد باندھا۔ کہ اگر لڑکا ہوا تو اسے دین کی راہ میں وقف کروں گا۔ چنانچہ ۱۹۳۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ مسجد فضل لائلپور کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لائے تو مجھے حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ چونکہ اس وقت میری عمر ۵ یا ۶ سال تھی حضور نے فرمایا کہ ابھی نہیں۔ کچھ بڑا ہو جائے تو مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے بھجوا دیا جائے۔ چنانچہ میٹرک کا نتیجہ نکلتے ہی ۱۹۳۸ء میں خاکسار کو لیکر قادیان آگئے اور حسب ہدایت مجھے دینی اور عربی تعلیم کے لئے چھوڑ گئے ۱۹۴۳ء میں جامعہ احمدیہ کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ۱۹۴۳ء میں خاکسار نے خود اپنے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی آواز پر وقف کے لئے پیش کر دیا۔ یہ اس روحانی اثر اور کا نتیجہ تھا۔ جو والد محترم کی خواہش و کوشش سے پیدا ہوئی اور جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے کسی قدر خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ۱۹۶۲ء میں حج کے لئے قرعہ اندازی میں صرف ایک دن رہتا تھا۔ کہ تین بجے شام لاہور میں میرے چھوٹے بھائی عزیز چوہدری بشیر الدین کو والد محترم کا خط ملا کہ میری آخری خواہش یہ ہے۔ کہ مجھے حج بیت اللہ کا شرف حاصل ہو جائے اتفاق کی بات ہے۔ کہ جس وقت خط ملا۔ ان کی جیب میں مبلغ دو ہزار روپے تھے۔ اور محترم علی بن عبدالقادر صاحب ایڈووکیٹ لاہور وہاں موجود تھے انہی کو رقم بھی دی اور ضروری کاغذات حاصل کرنے کی درخواست کی۔ اگرچہ وقت بہت کم تھا مگر بھاگ دوڑ کر کے انہوں نے فارم حاصل کئے۔ ان پر دستخط والد صاحب محترم کے ہونے تھے۔ ہمارے بھانجے عزیز ادریس احمد کو رات کی گاڑی سے پھلوپور چک ۱۲۷ بھجوایا گیا۔ کہ دستخط کروانے ہی فوراً واپس پہنچے۔ والد محترم نے فارم پر کرنے سے قبل لمبی دعا نفل میں مانگی۔ اور دستخط کے بعد عزیز کو لاہور بھجوا دیا۔ اگلے روز قرعہ اندازی میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر اللہ تعالیٰ کی نصرت سے پہلی لاٹ میں ہی آپ کا نام نکل آیا اور آپ کو حج کے فریضہ کی ادائیگی کا موقع مل گیا۔

پانچوں نمازیں مسجد میں ادا فرماتے اور بارش و آندھی میں بھی تکلیف اُٹھا کر مسجد میں ہی جاتے۔ مجھے یاد نہیں کہ کبھی انہوں نے تہجد میں ناغہ کیا ہو۔ جماعت کا کام اس حد تک کرتے تھے کہ لوگ آپ کو مقامی جماعت کا روح رواں سمجھتے۔ مرکز سلسلہ میں چندے بھجوانے اور خط و کتابت کرنے کا اہتمام بھی آپ ہی کے سپرد رہتا۔ ربوہ آنے کے بعد بھی باوجود بڑھاپا اور کمزوری کے عموماً مسجد میں جاکر نماز پڑھتے۔ وفات سے قبل بیماری سے پہلا جمعہ بھی آپ نے مسجد اقصیٰ میں ادا کیا۔

گھر میں دینی ماحول پیدا کرنے کی سعی آخر تک فرماتے رہے۔ نیک نصائح اور صداقت شعاری اختیار کرنے کی تلقین کرتے رہتے۔ ان کی زبان سے میں نے ساری عمر کسی شخص کا شکوہ نہیں سنا۔ گھر میں اگر کسی شخص کے بارہ میں خراب رائے کا اظہار ہوتا تو ہمیشہ کہتے دیکھو بدظنی بُری بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطمئن دل سے نوازا تھا جو ہر وقت اس کا شکر ادا کرتا رہتا۔ آخری بیماری میں دعا کرتے رہے کہ حضرت رسول مقبولؐ کے قرب میں جگہ ملے۔

آپ اپنے پیچھے تین لڑکے اور چار لڑکیاں، ہماری والدہ محترمہ اور متعدد پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کو سوگوار چھوڑ گئے ہیں جن کے لئے وہ ہر وقت دعائیں کرتے رہتے تھے۔

احباب جماعت سے استدعا ہے کہ وہ ہمارے بزرگ باپ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم گنہگاروں کو ان کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے خصائل حسنہ اپنانے کی توفیق دے۔ آمین

عناوین مقابلہ مضمون نویسی بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۷۵ء

(۱) خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات (۲) جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات۔
(۳) ایک سچے اور حقیقی مومن کی صفات از روئے قرآن مجید۔ (۴) ضرورت مذہب۔
(۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

قائدین کرام اپنے اپنے خدام کو تیار کریں۔ (مہتمم تعلیم)

خالی اسامیاں

رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب کے دفتر میں اسسٹنٹ۔ جونیئر کلرک کی اسامیاں خالی ہیں۔ درخواستیں ۱۳ اکتوبر ۱۹۷۵ء تک مع مصدقہ نقول دستاویزات مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔ تنخواہ و دیگر کوائف کے لئے دیکھیں نوائے وقت مورخہ ۲۸-۹-۷۵ء۔

(نیک محمد رویال ڈپٹی رجسٹرار انتظامیہ کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب۔ لاہور)

(ناظر تعلیم)

عطیہ دہندگان امداد طلبہ ماہ جولائی و اگست ۱۹۷۵ء

امداد طلبہ سے مستحق طلبہ کو امداد دی جاتی ہے۔ جن دوستوں نے امداد طلبہ میں عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں بہترین جزاء بخشے۔

جن احباب کرام نے اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (نگران امداد طلبہ)

حضرت سیدہ اُمّ امۃ المتین صاحبہ مدظلہا ربوہ
" سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا "
محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب "
" سید عبدالرزاق صاحب "
حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ "
محترم مرزا غلام احمد صاحب "
" مولوی رشید احمد صاحب چغتائی "
" سردار نور احمد صاحب مرتضیٰ "
" ملک عبدالوہب صاحب "
" قریشی محمد سعید صاحب "
" ملک عبدالمجید صاحب "
" محمود احمد صاحب "
" عبدالقدیر صاحب "
" مقبول احمد صاحب ضیاء "
" عبدالشکور صاحب "
" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب "
" ماسٹر عطاء محمد صاحب "
" چوہدری محمد یوسف صاحب "
" ڈاکٹر محمد رمضان صاحب پینٹر "
" محمد اکرم صاحب غوری "
" وسیم احمد صاحب چیمہ متعلم جامعہ احمدیہ "
" نسیم احمد صاحب باجوہ مربی سلسلہ "
" ناصر احمد صاحب ہلی متعلم جامعہ احمدیہ "
" عبدالرزاق صاحب "
" حمید احمد صاحب خالد "
" محمود احمد صاحب بنگالی "
" افسر صاحب امانت تحریک جدید "
" گیانی عباد اللہ صاحب "
محترمہ سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی "
" اصغری بیگم صاحبہ "
" حمیدہ مقبول صاحبہ "
" سکینہ بیگم صاحبہ "
" اہلیہ صاحبہ مکرم نذیر احمد صاحب سونگی "
جماعت احمدیہ باب الابواب "
محترم چوہدری کریم احمد صاحب کراچی
" محمد نعیم صاحب "
" ناصر جاوید صاحب "
" نعیم احمد خان صاحب "

محترم چوہدری مبشر احمد صاحب کراچی
محترمہ امینہ عنایت صاحبہ "
" راشدہ قریشی صاحبہ "
" مجیدہ شاہ نواز صاحبہ "
" امۃ الحی خالد صاحبہ "
" بیگم صاحبہ چوہدری مجید صاحب "
" ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صاحب "
جماعت احمدیہ "
محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا
" طیب عارف صاحب "
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب "
جماعت احمدیہ "
" لاہور
محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کماس "
" رشیدہ بیگم صاحبہ "
محترم سردار فضل احمد صاحب "
" عبدالغفور صاحب [illegible] } از طرف لفٹیننٹ عبدالرحمٰن کرمالک شہید "
محترمہ ثریا بیگم صاحبہ (از طرف ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کاٹھی مرحوم) حیدرآباد سندھ
" امۃ الکریم عظیم قریشی صاحبہ راولپنڈی
جماعت احمدیہ بہاول نگر شہر
محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ چک 56/4-R بہاولنگر
" محمد علی صاحب ملہی "
" غلام حیدر صاحب "
" مولوی بشیر احمد صاحب باجوہ 103/6-R "
جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ مراد "
محترم ڈاکٹر محمد سعید صاحب ہری پور ہزارہ
" چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں "
" شیخ عبدالرشید صاحب شرما شکارپور سندھ
" ڈاکٹر عبدالقیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی
جماعت احمدیہ "
محترمہ طارقہ ناصر احمد صاحب اسلام آباد
محترم سید ظہور احمد صاحب "
" غلام احمد صاحب دیالگڑھی چک ۲۰ ساہیوال
جماعت احمدیہ "
محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم طیب علی صاحب معلم وقف جدید
محترم غلام احمد صاحب [illegible]

محترمہ وحیدہ بیگم صاحبہ چک ۲۶ گجرات
محترم محمد اصغر صاحب ابڑو صالح آباد (سندھ)
" سید سعید احمد صاحب واربرٹن ضلع شیخوپورہ
جماعت احمدیہ " "
محترم ڈاکٹر اقبال احمد صاحب مظفرگڑھ
" مبارک علی صاحب دستی والا شیخوپورہ
جماعت احمدیہ " "
" چک ۱۸ "
"
محترم مستری لعل خان صاحب کوئٹہ
جماعت احمدیہ "
محترم مختار احمد صاحب مرزا ٹنڈو جام (سندھ)
" قاضی محمد رمضان صاحب حافظ آباد

محترم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب پاڑا چنار
" شیخ مشتاق احمد صاحب بکٹ گنج مردان
جماعت احمدیہ "
محترم چوہدری خان بہادر صاحب سمبڑیال
" میجر ملک حبیب اللہ خان صاحب دوالمیال جہلم
محترمہ طیبہ جنجوعہ صاحبہ ملتان
" حفیظہ بیگم صاحبہ "
محترم شیخ محمد اسلم صاحب دنیاپور
جماعتہائے احمدیہ چک 55/2-L اوکاڑہ۔ چک 7/4-L میاں چنوں۔ جھنگ صدر۔ باندھی (سندھ)۔ خانیوال۔ محمد آباد اسٹیٹ (سندھ)۔ بدوملہی۔ وہاڑی

قائدین کرام! کیا آپ کی مجلس میں شوریٰ خدام الاحمدیہ کے لئے نمائندگان کا انتخاب کر لیا گیا ہے؟ (اعتماد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع انصار اللہ کو کامیاب بنانا آپکی ذمہ داری ہے

مربیان کرام، معلمین وقفِ جدید اور سیکرٹریان مال سے ضروری گزارش

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ امسال مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا انیسواں سالانہ اجتماع ۳۱ اکتوبر، یکم و ۲ نومبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱ اخاء/اکتوبر ۱۳۴۸ ہش میں اس کو کامیاب بنانے کی ذمہ داری آپ پر ڈالی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"مربیوں، معلموں، انسپکٹران مال تحریک جدید و صدر انجمن احمدیہ ... کی ذمہ داری ہو کہ وہ ان علاقوں سے ان جماعتوں کی نمائندگی ضرور بھجوائیں گے"

نیز فرمایا:۔

"زیادہ توجہ اور کوشش کے ساتھ اسے کامیاب کرنا چاہیئے"

آپ نے تاکید فرمائی:۔

"تمام جماعتوں کے نمائندے لجنہ اور ناصرات اور خدام الاحمدیہ اور اطفال اور انصار اللہ کے اجتماعات میں ضرور شامل ہوں لیکن اس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ میں انشاء اللہ نگرانی کروں گا کہ جماعت کی نمائندگی ضرور ہو۔ ...... خواہ ایک ہی آسکے اگر چھوٹی جماعت ہے لیکن شامل ضرور ہونا چاہیئے"۔

آپ نے ان اجتماعات میں شرکت کرنے والوں کو یہ بشارت دی کہ

"ایک نئی رُوح اور نئی زندگی وہ لے کر واپس جائیں گے"

مجلس ہذا ان ارشادات کی تعمیل میں آپ کے بھرپور تعاون کی توقع رکھتی ہے آپ کی مساعی کی اطلاع موصول ہونے پر آپ کا نام دعا کی غرض سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کیا جائے گا۔ اپنے حلقہ کی جماعتوں کو اس اجتماع میں کم از کم ایک نمائندہ بھجوانے کی پُر زور تحریک فرماویں۔ جزاکم اللہ۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلانات نکاح

۱۔ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ خاکسار کی بیٹی عزیزہ پروین فاطمہ کا نکاح عزیزم منظور الرحمٰن صاحب ولد حمید اللہ صاحب لودھی آف نوشہرہ کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مسجد نور راولپنڈی میں بعد نماز محترم مولوی محمد دین صاحب شاہد مربی سلسلہ نے پڑھا۔

عزیزہ پروین فاطمہ مکرم روشن دین صاحب مرحوم آف جموں کی پوتی، محترم ... صاحب مرحوم آف جموں کی نواسی اور محترم عنایت اللہ صاحب ... کی بھتیجی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم کے ساتھ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔

(ملک محمد عبد اللہ ریٹائرڈ انجینئر حال مقیم راولپنڈی)

۲۔ بتاریخ ۳ اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ مسجد اقصیٰ ربوہ میں مکرم محترم مولوی ابو العطاء صاحب نے برادرم عزیز حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ کی بچی عزیزہ نجمہ شمیم صاحبہ حال لنڈن کا نکاح ہمراہ عزیز طارق شکیل پسر مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر حال فیکٹری ایریا ربوہ دس ہزار روپے مہر پر پڑھا۔

احباب کی خدمت میں اس نکاح کے ہر طرح سے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبد الرحمٰن انور۔ ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

- کیا آپ نومبر ۷۴ء تا ستمبر ۷۵ء ہر ماہ کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں بھجوا چکے ہیں؟
- کیا آپ نے مرکزی سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام و اطفال کے نام مرکز میں بھجوا دیئے ہیں؟
- کیا آپ کی مجلس میں نمائندگان شوریٰ کا انتخاب ہو چکا ہے؟
- کیا آپ کی مجلس میں نئے دو سال کے لئے قائد کا انتخاب ہو کر رپورٹ مرکز میں بھجوائی جا چکی ہے؟
- کیا آپ نے نئے سال کا بجٹ تشخیص کر کے مرکز میں بھجوا دیا ہے؟
- کیا آپ کے بجٹ کی وصولی ہر مد میں سو فیصد ہو چکی ہے؟

ان سوالات میں سے جن سوالات کا جواب "نہیں" میں ہے ازراہِ کرم ان کی فوری تعمیل فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت اساتذہ

بعض بیرونی ممالک میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھانے کے لئے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ ان مضامین میں ایم۔ اے کی سند رکھنے والے احباب درخواستیں دیں۔ نیز درخواست کے ساتھ ایک عدد پاسپورٹ سائز تصویر بھی ارسال فرمائیں۔

ریاضی، بیالوجی، انگلش، جغرافیہ۔

درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ وکالتِ تبشیر میں بھجوائیں۔

(وکیل التبشیر تحریک جدید۔ ربوہ)

مسجد نور راولپنڈی میں نقیب مسجد کی ضرورت

مسجد نور راولپنڈی کے لئے ایک مستعد، سائیکل چلانے اور اچھی اذان دینے والے نقیب کی ضرورت ہے جو مسجد کی صفائی اور مسجد سے متعلق امور سر انجام دے سکے۔ ڈیڑھ صد روپیہ ماہوار تنخواہ کے علاوہ رہائش، پانی، بجلی، سوئی گیس کے استعمال کی سہولت مفت حاصل ہوگی۔

خواہشمند احباب امیر جماعت / صدر جماعت کی معرفت درخواست بھجوائیں۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیزم چوہدری محمد شفیق احمد صاحب کاہلوں آف کراچی کو ۲۰ مارچ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جو چوہدری محمد اسلم صاحب مرحوم سابق اسٹیشن ماسٹر بیجووالی کا نواسہ ہے حضور نے بچے کا نام ازراہِ شفقت مسعود احمد تجویز فرمایا ہے۔ تمام احمدی بھائی اور بہنیں دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ بچے کو صحت و تندرستی والی بابرکت عمر سے نوازتے ہوئے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بناوے۔ آمین

(چوہدری بشیر احمد کاہلوں، ولیکا سیمنٹ فیکٹری منگو پیر روڈ۔ کراچی ۲۶)

درخواستِ دعا

۱۔ محترمہ والدہ صاحبہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب (سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ) کے گر جانے کے باعث فریکچر ہو گیا تھا اسکا اپریشن کروایا گیا مگر وہ کامیاب نہ ہوا۔ اب ان کے کولھے کا دوسری بار اپریشن ہوا ہے ضعیف العمری اور کمزوری کے باعث بہت فکر اور تشویش ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

۲۔ خاکسار کو عید کے روز بخار ہو گیا جو آج کل کی نسبت زیادہ ہے۔ اعضاء شکنی کی بھی تکلیف ہے۔ احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عباد اللہ گیانی مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴